قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 24 فروری 2021ء | 11 رجب 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:47

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

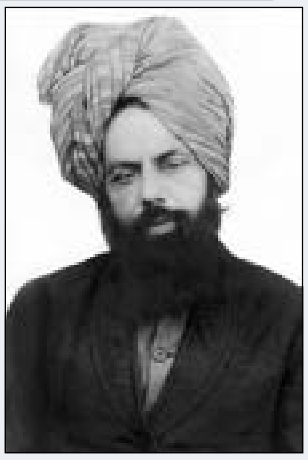

تکبّر کی اقسام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’......وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے نہیں سننا چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ...‘‘۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳،۴۰۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے......‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۵)

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

(درثمین)

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا

(سورۃ بنی اسرائیل: ۱۰۸)

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ ایمان لاؤ۔ یقیناً وہ لوگ جو اس سے پہلے علم دیئے گئے تھے جب اُن پر اس کی تلاوت کی جاتی تھی تو وہ ٹھوڑیوں کے بَل سجدہ ریز ہوتے ہوئے گِر جاتے تھے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اگر آپ کے ساتھ ترقی کے لئے مخفی شرائط ہیں، فتح کے ساتھ مخفی شرائط ہیں تو باقی اور کون ہے جس کے ساتھ یہ شرائط نہ ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے رازوں کا کسی کو علم نہیں۔ اپنے آپ کو پاک کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

پھر آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں:

’’اہل تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخر کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے‘‘۔ (غصے سے بچنا ضروری ہے) فرمایا کہ ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘ (تکبر اور غرور جو ہے غضب سے پیدا ہوتا ہے) ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عُجب و پندار کا نتیجہ ہے‘‘۔ (کبھی غصہ تکبر کی وجہ سے آتا ہے۔ کبھی تکبر اور غرور کی وجہ سے غصہ آتا ہے اور کبھی تکبر اور غرور غصے کی وجہ بن جاتے ہیں) فرمایا ’’کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے (جس میں تکبر پایا جاتا ہے) ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورۃ الحجرات: 12)۔‘‘ (یعنی ایمان کے بعد فسق کا جو داغ ہے یہ لگنا بہت بری بات ہے۔ پہلے تو فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ایک دوسرے کے نام بگاڑ کر نہ پکارو اور ایمان کے بعد فسق کا داغ لگنا بہت بری بات ہے اور فرمایا کہ جس نے توبہ نہ کی تو یہی ظالم لوگ ہیں)۔ فرماتے ہیں کہ ’’تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے‘‘۔ (وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں، جو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یہ کام اُن کا ہے)۔ ’’جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جبتک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متّقی ہے۔ اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔‘‘ (سورۃ الحجرات: 14)

(ملفوظات جلد1 صفحہ 22-23 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2012ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- دربار خلافت
- ایک ماڑہ، ایک تنگرا چوک میں (منظوم)
- پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے خصوصی تحریک
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

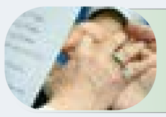

پس مومن کا یہ فرض ہے کہ جب اپنے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

پس آج یہ صدق و وفا ہے جس کا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرتؐ نے قائم فرمایا ہے۔ یہ صدق و وفا کا تعلق آنحضرت نے کس سے دکھایا؟ یہ تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دکھایا۔ پس اگر ہم نے آنحضرت کی پیروی کرنی ہے اور آپؐ کی اُمّت کے ان افراد میں شامل ہونا ہے جو مومن ہونے کا حقیقی حق ادا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں صدق و وفا کے ساتھ اُن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا حکم ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اپنی زبانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھنا ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکیں، تا کہ ہم اُن برکتوں سے فیض پا سکیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تمام حدود و قیود سے باہر تھی۔ اس لئے آپؐ کو یہ مقام ملا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور اس لئے مومنوں کو بھی حکم ہے کہ درود بھیجیں اور درود بھیجتے ہوئے اُن احسانات کو سامنے رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کئے۔ ہمیں ایک ایسے دین سے آگاہ کیا جو خدا تعالیٰ سے ملانے والا ہے۔ ہمارے سامنے وہ اخلاق رکھے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی غیرت اور توحید کے قیام کے لئے نمونے قائم کئے تو عبدِ کامل بن کر عبادتوں کے حق بھی ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کا بے مثال اسوہ بھی ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ہر حالت میں سچائی پر چلنے، امانت و دیانت کا حق ادا کرنے، اپنے عہدوں کو پورا کرنے، رحمی رشتوں کا پاس کرنے، مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور اُن سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنے، صبر اور حوصلہ دکھانے، عفو کا سلوک کرنے، عاجزی اور انکساری دکھانے اور ہر حالت میں خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے احکامات ہیں تو اس کی اعلیٰ ترین مثالیں بھی آپؐ نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں۔ پس مومن کا یہ فرض ہے کہ جب اپنے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے، تب اُس صدق و وفا کا اظہار ہو گا جو ایک مومن اپنے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے۔ اور پھر آپ کے واسطے سے خدا تعالیٰ سے صدق و وفا کا یہ تعلق ہے۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر ہی آنحضرتؐ پر بھیجا جانے والا درود، وہ درود

بقیہ صفحہ 4 پر

ایک ماڑا، ایک تگڑا چوک میں

ایک ماڑا، ایک تگڑا چوک میں
کر رہے تھے رات، جھگڑا چوک میں
یہ تماشا دیکھنے کے واسطے
جمع تھا ہر لُولا لنگڑا چوک میں
کاٹ کھائی ماڑے نے تگڑے کی ٹانگ
تگڑے نے ماڑے کو رگڑا چوک میں
مل گئی ماڑے کی عزت خاک میں
ڈھے گیا تگڑے کا پگڑا چوک میں
فیصلہ پھر بھی نہ مضطرؔ ہو سکا
کون ہے مدفون جبڑا چوک☆ میں

☆ایک آمر کی باقیات کا مدفن جو عرف عام میں جبڑا چوک کہلاتا ہے۔

(چودھری محمد علی مضطرؔ عارفی)

اشکوں کے چراغ ایڈیشن سوم صفحہ 584

آج کی دعا

اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت یوں بانٹ جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے۔ اور تو ہمیں ایسا یقین عطا کر جس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے۔ اور تو ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور ہماری قوتوں سے تب تک فائدہ اٹھانے کی توفیق دے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارے اوپر ظلم کرنے والے سے ہمارا انتقام لینے والا تو ہی بن۔ اور ہم سے دشمنی رکھنے والے کے مقابل پر ہماری مدد فرما۔ ہمارے مصائب ہمارے دین کی وجہ سے نہ ہوں۔ اور دنیا کمانا ہی ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کا مقصود نہ ہو۔ اور تو ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید)

یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ظالموں کے ظلم سے نجات پانے کی افضل دعا ہے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اس دعا کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ظالموں کے ظلم سے نجات پانے کے لئے جو دعا آپ نے سکھائی اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔ خالد بن عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے لئے (مندرجہ بالا) دعائیں کئے بغیر مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 522)

پیارے آقا اس دعا کی تحریک کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

پس یہ دعا آج کل بھی احمدیوں کو بہت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس ملک میں جہاں بھی بے رحم حاکم، احمدیوں کو اور اپنی رعایا کو ظلم کی چکی میں پیس رہے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نجات دلائے اور آزادی سے ہر جگہ احمدی اپنے دین اور مذہب کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے والے ہوں۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 39)

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے خصوصی تحریک

کچھ عرصہ سے نام نہاد ملاں کی طرف سے پاکستان میں بسنے والے احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور مصائب کھڑے کر کے جینا حرام کیا جا رہا ہے۔ دن دیہاڑے احمدیوں کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ گالی گلوچ عام ہے۔بعض جگہوں پر مساجد گرائی جاتی ہیں اور ان کے محراب ختم کیے جاتے ہیں اور میناروں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ان مخالفین کے شر سے احمدی مردے بھی محفوظ نہیں۔ کئی جگہوں پر شرپسندوں کی طرف سے ایسی قبروں کے کتبے توڑے گئے جن پر کلمہ طیبہ، بسم اللہ، یا کوئی اور اسلامی اصطلاحات کندہ تھیں۔ جب سے پاکستان بنا۔ اس کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ پُر امن جماعت ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے توہین رسالت اور سائبر کرائم کے قوانین کی آڑ میں احمدیوں پر جھوٹے اور من گھڑت مقدمات بنا کر بیسیوں معصوم احمدیوں کو عقوبت خانوں کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا ہے۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت اور شرپسندوں کے شر سے احمدیوں کے بچاؤ کے لئے مسلسل گزشتہ 10-12 خطبات میں دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ قارئین الفضل کے لئے ان تمام تحریکات کو یکجا کر دیا گیا ہے تا دنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین کی شبانہ روز دعاؤں میں درد پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو درجہ قبولیت دے اور احمدیوں کو ہر شر، آفت اور مشکلات سے محفوظ رکھے۔ آمین

احمدی آج کل بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے

خطبہ جمعہ 2/ اکتوبر 2020ء میں فرمایا:

پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی آج کل بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولویوں اور حکومت کے اہلکاروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہاں پھر مخالفت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے۔ قانون کے محافظ نہ صرف یہ کہ انصاف کو نہیں جانتے بلکہ اس کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں اور جو مولوی کہتا ہے اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ میرا خیال ہے اپنی جان بچانے کے لیے کہ شاید ان کو اسی طرح سیاسی استحکام مل جائے لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہی چیز ان کی تباہی کا ذریعہ بنے گی۔ ہم تو پہلے بھی ان تکلیفوں سے گزرتے رہے ہیں، اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد سے گزر جائیں گے لیکن ان کی یہ حرکتیں اگر یہ ان سے باز نہ آئے تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ پس احمدی آج کل بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دُور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھیں خاص طور پر پاکستان میں رہنے والے احمدی، باہر رہنے والے احمدی بھی جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جلد آئے اور ان مشکلات سے وہاں کے رہنے والے احمدی چھٹکارا پا سکیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23/ اکتوبر 2020ء)

اللہ تعالیٰ ان کے بھیانک اور خطرناک منصوبوں سے ہر احمدی کو بچا کے رکھے

خطبہ جمعہ 4/ دسمبر 2020ء میں فرمایا:

آج کل جو پاکستان میں حالات ہیں مزید سخت ہوتے چلے جا رہے ہیں۔بعض حکومتی افسران جو ہیں مولوی کے پیچھے چل کے اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ہمیں جس حد تک نقصان پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لیے خاص طور پر دعائیں کریں اور ربوہ کے احمدی بھی پاکستان میں رہنے والے، دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدی بھی ہر جگہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے منصوبے جو نہایت بھیانک منصوبے اور خطرناک منصوبے ہیں ان سے بچا کے رکھے اور ان لوگوں کی اب پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 25/ دسمبر 2020ء)

اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے

خطبہ جمعہ 11/ دسمبر 2020ء میں فرمایا:

آج بھی میں دعا کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ الجزائر کے بارے میں ذکر نہیں ہوا تھا وہاں بھی احمدیوں پر کافی سخت حالات ہیں اور بعض کو اسیر بھی بنایا گیا ہے۔ ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات میں آسانی پیدا کرے اور اسیروں کی جلد رہائی کے بھی سامان ہوں اور وہاں کے جو سختی کے حالات ہیں حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے حق ادا کرنے والی ہو۔ اسی طرح پاکستان کے حالات بھی سختی کی طرف ہیں۔ میں نے کہا تھا انفرادی طور پر بعض افسران ایسے ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اگر ان مولویوں اور افسران کو عقل نہیں دینا چاہتا یا ان کو عقل نہیں آئے گی یا ان کا مقدر ہی یہی ہے کہ وہ اسی طرح کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں تو پھر اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور احمدیوں کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 01/ جنوری 2021ء)

جس طرح دعاؤں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے اس طرح توجہ کا احساس ابھی نہیں ہوا

خطبہ جمعہ 18/ دسمبر 2020ء میں فرمایا:

آج پھر میں دوبارہ الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔ الجزائر میں بھی حالات سخت کیے جا رہے ہیں۔ وہاں بھی ایک سرکاری وکیل ہے وہ بار بار ہمارے احمدیوں پر مقدمے بنا رہا ہے۔ پاکستان میں بھی اسی طرح مشکلات میں ڈالا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو جو مشکلات کھڑی کر رہے ہیں یا کسی قسم کی مخالفت کر رہے ہیں عبرت کا نشان بنائے اور جلد ان احمدیوں کے حالات ٹھیک فرمائے۔ جو جہاں سختیوں میں سے گزر رہے ہیں ان کے لیے آسانیاں اور سہولتیں پیدا کرے۔ لیکن ساتھ ہی میں پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر یہ بھی کہوں گا کہ دعاؤں کی طرف جس طرح توجہ کی ضرورت ہے اس طرح توجہ کا ابھی بھی احساس نہیں ہے۔ پس پہلے سے بڑھ کر اور بہت بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد ان مشکلات سے نکالے اور آسانیاں پیدا فرمائے اور ہم حقیقی اسلام کا پیغام آزادی کے ساتھ پاکستان میں بھی اور دنیا کے ہر کونے میں بھی پہنچانے والے ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/ جنوری 2021ء)

پاکستان میں رہنے والے خاص طور پر نوافل اور دعاؤں پر زور دیں

خطبہ جمعہ 25/ دسمبر 2020ء میں فرمایا:

آج بھی مَیں پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ الجزائر کی تو ایک خوش کن خبر ہے کہ گذشتہ دو تین دنوں میں دو مختلف عدالتوں نے جھوٹے الزام میں ملوّث بہت سارے احمدیوں کو بری کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان منصف مزاج ججوں کو جزا دے اور باقی انتظامیہ اور عدلیہ کو بھی انصاف سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے جو جھوٹے مقدمے احمدیوں پر قائم کر رہے ہیں۔ پاکستان کے بعض افسران اور منصف جو انصاف سے دور ہٹ رہے ہیں اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ اپنے دلوں کے بغض اور کینے کو نکال کر معاملے کو دیکھنے والے ہوں۔ جن لوگوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدر نہیں اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان جلد فرمائے اور احمدیوں کے لیے پاکستان میں بھی امن وسکون کے سامان پیدا فرمائے۔

پاکستانی احمدی، پاکستان میں رہنے والے احمدی خاص طور پر نوافل اور دعاؤں پر زور دیں۔ ان دعاؤں میں رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ بھی بہت پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ بھی بہت پڑھیں۔ استغفار کی طرف بھی توجہ دیں۔ درود کی طرف بھی توجہ دیں۔ آج کل اس کی بہت ضرورت ہے۔ نوافل بھی ادا کریں جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اور جلد وہاں کے حالات بھی درست فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15/ جنوری 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور یہ سال رحمتوں، برکتوں کا سال بن کر آئے

خطبہ جمعہ یکم جنوری 2021ء میں فرمایا:

آج کل پاکستان کے احمدیوں کے لیے اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی طرف بھی میں توجہ دلا رہا ہوں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔ پاکستان میں بعض جگہ بعض مولوی اور سرکاری اہلکار ظلموں پر اترے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناقابل اصلاح لوگوں کی جلد پکڑ کے سامان کرے۔ اللہ تعالیٰ کے توعلم میں ہے کن کی اصلاح ہونی ہے اور کن کی نہیں ہونی۔ جن کی نہیں ہونی تو پھر ان کی جلد پکڑ

کے سامان پیدا فرمائے۔ توہینِ رسالت کے جس قانون کے تحت یہ لوگ احمدیوں پر ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور احمدیوں کی اپنی تربیت کے لیے جو بھی ہمارے بعض ذرائع ہیں ہر ذریعہ پر پابندی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس کو اللہ تعالیٰ جلد ان سے دُور فرمائے اور ہمیں ان سے نجات دلائے۔ اصل میں تو رحمۃ للعالمین کے نام کو یہ بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ احمدی تو ناموسِ رسالت ﷺ کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے ہیں۔ آج دنیا کو محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے والے سب سے زیادہ کام بلکہ حقیقی کام احمدی کر رہے ہیں بلکہ کہنا چاہیے کہ اگر کوئی یہ کام کر رہا ہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔ پس یہ دنیادار دنیاوی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم تو کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ہے۔ وہ خدا ہے جو نِعْمَ الْمَوْلٰى ہے اور نِعْمَ النَّصِيْرُ ہے۔ یقیناً اس کی مدد آتی ہے اور ضرور آتی ہے اور اس وقت پھر ان دنیاداروں اور اپنے زعم میں طاقت اور ثروت رکھنے والے جو لوگ ہیں ان کی پھر خاک بھی نظر نہیں آتی جب اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت آتی ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں اور اگر ہم یہ کر لیں گے تو پھر ہی ہم کامیاب ہیں۔ الجزائر کے بارے میں مَیں نے کہا تھا کہ سب کو بری کر دیا گیا ہے۔ وہاں ایک کورٹ نے، ایک عدالت نے سب کو بری کیا تھا۔ دوسرے نے بھی معمولی جرمانہ کر کے تقریباً ساروں کو فارغ کر دیا لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ابھی کچھ لوگ ہیں جو جیل میں اسیر ہیں۔ ان کے لیے بھی دعا کریں کہ ان کی جلد رہائی کے سامان ہوں۔ پاکستان کے اسیروں کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں۔ ہماری خوشیاں چاہے وہ سال کے شروع کی ہوں یا عید کی، اصل خوشیاں تو اس وقت ہوں گی جب ہم دنیا میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا لہرانے والے بنیں گے جسے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آئے تھے۔ خوشیاں اس وقت ہوں گی جب انسانیت انسانی قدروں کو پہچاننے والی بنے گی۔ جب آپس کی نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس خوشی کے سامان بھی ہمیں جلد پہنچائے۔ مسلم امہ کو بھی عقل دے کہ وہ آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیں۔ دنیا کو بھی عقل دے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور یہ سال ہر احمدی کے لیے، ہر انسان کے لیے رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر آئے اور جو کوتاہیاں اور کمیاں گذشتہ سالوں میں ہم سے ہو گئیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنیں یا ہمیں بعض انعاموں سے محروم رکھنے کا باعث بنیں ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے اور اپنے انعاموں کا اور فضلوں کا وارث بنائے اور ہم حقیقی مومن بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22/ جنوری 2021ء)

خاص طور پر دعاؤں، نوافل اور صدقات پہ زور دیں

خطبہ جمعہ 8/ جنوری 2021ء میں فرمایا:

ان دنوں میں دوبارہ جیسا کہ میں تحریک کر رہا ہوں پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ مخالفین کے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روکے اور جن مخالفین کی اصلاح نہیں ہونی اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان کرے۔ اسیران کی جلد رہائی کے بھی سامان پیدا فرمائے جس میں الجزائر کے اسیران بھی شامل ہیں۔ الجزائر میں بھی کافی مخالفت ہے۔ ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بھی سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ خاص طور پر دعاؤں، نوافل اور صدقات پہ زور دیں۔ پاکستان کے عمومی لحاظ سے مجموعی حالات بھی امن کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ امن کے حالات وہاں پیدا کرے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پہ جو لگے ہوئے ہیں اور دہشت گردی اور فتنہ اور فساد ہے اس کو اللہ تعالیٰ جلد ختم کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ وہاں کی انتظامیہ اور حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ حقیقی رنگ میں عوام کی خدمت کرنے والے ہوں اور انصاف سے کام لینے والے ہوں۔ اسی طرح دنیا کے عمومی حالات کے بارے میں بھی دعا کریں جو بہت تیزی سے بگڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب انسانیت پر رحم فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2021ء)

اسیران کے لیے خاص طور پر دعا کریں

خطبہ جمعہ 15/ جنوری 2021ء میں فرمایا:

جیسا کہ میں آج کل توجہ دلا رہا ہوں۔ پاکستان اور الجزائر کے اسیران کے لیے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ پاکستان کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو وہاں سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مخالفینِ احمدیت کو عقل اور سمجھ دے۔ اگر نہیں ہے تو پھر جو بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے سلوک کرنا ہے وہ کرے اور جلد ہم ان سے نجات پانے والے بنیں۔ اور ہم کو، خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو خود بھی آج کل نوافل اور دعاؤں اور صدقات پر زور دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 05/ فروری 2021ء)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

کہلائے گا جو شکرگزاری کے طور پر ہو گا۔

یہ ہے ایک مومن کا آنحضرتؐ سے عشق و وفا کا تعلق۔ یہ ہے آنحضرتؐ کی ناموسِ رسالت کہ غیر کا منہ بند کرنے کے لئے ہم اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ اپنے ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑائیں اور غیر کو اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقع دیں۔ اور صرف اپنے اوپر ہی نہیں بلکہ اپنے عملوں کی وجہ سے اپنے پیارے آقا سید المعصومینؐ کے متعلق دشمن کو بیہودہ گوئی یا کسی بھی قسم کے ادب سے گرے ہوئے الفاظ کہنے کا موقع دیں۔ اگر مخالفینِ اسلام کو ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بھی کہنے کا موقع ملتا ہے تو ہم بھی گناہگار ہوں گے۔ ہماری بھی جواب طلبی ہو گی کہ تمہارے فلاں عمل نے دشمن کو یہ کہنے کی جرأت دی ہے۔ کیا تم نے یہی سمجھا تھا کہ صرف تمہارے کھوکھلے نعروں اور بے عملی کے نعروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا اظہار ہو جائے گا یا تم پیار کا اظہار کرنے والے بن سکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو عمل چاہتا ہے۔ پس مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑا خوف کا مقام ہے۔ باقی جہاں تک دشمن کے بغضوں، کینوں اور اس وجہ سے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی بھی قسم کی دریدہ دہنی کا تعلق ہے، استہزاء کا تعلق ہے اُس کا اظہار، جیسا میں نے بتایا، اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر فرما دیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے مَیں کافی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ روشنی دکھائی ہے کہ جس کے لئے ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی شکرگزار ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر آپؑ ہمیں صحیح راستہ نہ دکھاتے تو ہمارا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا اظہار صرف ظاہری قانونوں اور جلسے جلوسوں تک ہی ہوتا۔ اس درود میں جب ہم آلِ محمدؐ کہتے ہیں تو آنحضرتؐ کے پیارے مہدی کا تصور بھی ابھرنا چاہئے جس نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی فرمائی۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہو گا کہ آنحضرتؐ کے اعلیٰ ترین مقام کو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھا ہے اور دیکھا ہے، وہ کیا ہے؟ یقیناً یہ آپ ہی کا حصہ ہے جو اس سے ہمیں آگاہی فرمائی۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں‘‘ (اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں) ...... ’’اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد 5۔ صفحہ 160تا162)

(خطبہ جمعہ 21/ جنوری 2011ء)

از مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 24)

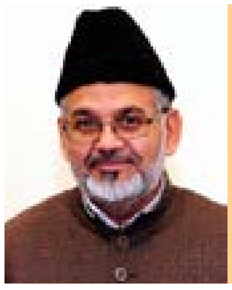

چنانچہ یہی اخبار ڈیلی بلٹن جو لاس اینجلس کے علاقہ میں دوسرے نمبر پر بڑا اخبار ہے جس کا اوپر (گزشتہ قسط میں) ذکر کیا جاچکا ہے۔ اس میں خاکسار کا مضمون Opinion کے سیکشن میں پوری وضاحت کے ساتھ شائع ہوا اور مضمون کے آخر میں خاکسار کے نام کے ساتھ مسجد احمدیہ بیت الحمید کا نام بھی لکھا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مضمون میں وہ ساری ہدایات شامل کر دی گئیں تھیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس اخبار کے علاوہ بھی دیگر اخبارات نے ہمیں کوریج دی۔ میرا نہیں خیال کہ جس قدر کوریج ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی اور کسی کو اتنی کوریج ملی ہو۔ باقی مسلمانوں کا تو ردعمل بتایا جاچکا ہے کہ صرف توڑ پھوڑ، جھنڈے جلانا، سفارتخانوں پر حملہ اور یہ سب کچھ تو بانی اسلام رحمۃ للعالمین کی تعلیم اور اسوہ دونوں کے خلاف ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو پھر مسلمانوں کے رویہ کی وجہ سے انہیں مزید مشتعل اور بدنام کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہی کر رہے ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسلام اسی قسم کی نفرت اور تشدد کی اجازت اور تعلیم دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اب خاکسار ڈیلی بلٹن میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس کی طرف آتا ہے۔ اخبار نے لکھا:

کارٹونز سے مسلمانوں کی دل آزاری

ڈنمارک کے اخبار (Jylland Posten) میں مسلمانوں کے پیغمبر آنحضرت ﷺ کے گستاخانہ کارٹونز شائع ہونے پر پوری دنیا ایک ابتلاء میں سے گزر رہی ہے۔

اس کی اشاعت کے بعد فرانس، جرمنی، نیدرلینڈ، اٹلی اور سپین میں بھی مختلف قسم کے کارٹونز شائع ہوئے۔ اس کی وجہ سے مسلم ممالک میں احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے کیونکہ اسلامی کلچر میں آنحضرت ﷺ کی تصویر بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ مسلمان اور مذہبی آزادی کے معاونین اس سے افسردہ اور غمزدہ ہوئے۔ ان کی دل آزاری بھی ہوئی اور اسی کا اظہار انہوں نے پر امن مظاہروں کی صورت میں مختلف شہروں میں کیا۔ تاہم کچھ گروپس اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور انہوں نے پرچم جلائے اور ایمبیسیز کو جلایا اور موت کی دھمکیاں دیں۔

احمدی مسلمان پوری دنیا میں جو نبی کریمؐ کی شان اقدس کو اور اس کی حقیقت کو پہچانتے ہیں ان کی بھی دل آزاری ہوئی۔ لیکن مسلمانوں کی اس پر امن جماعت جس کا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے'' نے ڈنمارک کی پارٹیز سے بات چیت کی اور اس پر متعلقہ اخبار کے حکام نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر احمدی جماعت کی وضاحت کا ان کو پہلے سے علم ہوتا تو وہ یہ مواد کبھی شائع نہ کرتے۔ پوری دنیا میں مختلف قسم کے ردعمل سامنے آئے۔ کچھ نے کہا کہ یہ پریس کی آزادی ہے جو کہ جمہوریت کے لئے ضروری ہے۔ مسٹر Lakah جو کہ فرانس کی ایک اخبار French Soir کا مالک ہے، نے اخبار کے ایڈیٹر کو اس کی پوزیشن سے برطرف کر دیا۔

برلن میں Die Welt جو کہ ایک نامور اخبار ہے، نے یہ دلیل دی کہ توہین رسالت کی مغرب میں اجازت ہے۔ اور اس نے پوچھا کہ دیکھنا یہ ہے کہ کیا اسلام اس مضحکہ خیز تنقید کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔

UK کے ایک صحافی Mr.Robert Fisk نے لکھا کہ یہ آزادی رائے کی بات نہیں۔ مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اللہ سے وحی پا کر تعلیم دی ہے۔ اور وہ اس پر عمل پیرا ہیں جبکہ ہم اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ موازنے کے لئے اس نے یورپ میں ایک سینما میں چلنے والی فلم ''Last Temptation of Christ'' کے بعد کچھ یورپین نے سینما گھروں کو جلا دیا تھا تو ہم مسلمانوں سے یہ توقع کیوں کرتے ہیں کہ وہ ان ظالمانہ کارٹونز پر خاموش رہیں گے؟ ان کی اشاعت سے بہت دور رس نتائج نکلتے ہیں۔ اگرچہ ہوسکتا ہے کہ شروع میں اس کی نیت ایسا کرنے کی نہ ہو۔ بہت سے ایسے اسلام مخالف گروہ ہیں جو کہ ایسے موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں اور اسے اپنے Agenda کا حصہ سمجھتے ہیں۔

تاہم کسی بھی صورت میں مسلمانوں کا جواب اسلام کی حقیقی اقدار کے مطابق ہونا چاہئے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور حضرت محمدؐ کے طور اطوار کو اپناتے ہوئے جوابی ردعمل دیں۔ آنحضرت محمد ﷺ جنہوں نے ہمیشہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اگرچہ جیسے بھی Challenging حالات ان کو اور ان کے صحابہ کو پیش آئے اس کے باوجود انہوں نے ہمیشہ امن کا راستہ چنا اور پر امن حل نکالا۔

اسلام میں اصل بہادر وہ نہیں ہے جو لڑتا ہے بلکہ اصل بہادر وہ ہے جو کہ فراست اور عقل رکھتا ہے اور اگر وہ کوئی فیصلہ کرے تو اس پر قائم رہتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر اس ردعمل سے بچیں جس سے کسی کی بھی دل آزاری ہوتی ہو۔ ان کی زبان اور ان کے عمل سے کسی کو بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے۔ اس کی بجائے مسلمانوں کو میڈیا کو خطوط اور مختلف آرٹیکل لکھنے چاہئیں اور اپنے دائرہ احباب کو اور روابط کو بڑھانا چاہئے۔

اس سے بھی اہم یہ بات ہے کہ ان کو اپنے کردار کی تعمیر کرنی چاہئے جس سے حضرت اقدس محمد ﷺ کے کردار کی جھلک نظر آئے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ حقیقی اسلام ان کے عمل سے نظر آئے۔ وہ ایک دوسرے کے لئے نفع بخش، محبت اور رحم کے جذبات رکھتے ہوں۔

ان کو اپنے رویے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے طریقۂ کار کو صحیح کرنے کی ضرورت ہے اور ان کو یکجہتی کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح آگ لگانے، مجسموں کو آگ لگانے، عمارتوں کو اور جھنڈوں کو جلانے کی بجائے ان کے دلوں میں محبت کی اور انسانیت کی آگ روشن کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

نوٹ: اخبار نے خاکسار کے مضمون/رائے کو بالکل واضح صورت میں لکھا اور خاکسار نے یہ سارے پوائنٹس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ سے اخذ کئے تھے اور جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مرحلہ اور ہر قدم پر جماعت کی بھی اور غیروں کی بھی راہنمائی کر رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔

چینو چیمپئن اخبار نے اپنی اشاعت 11 تا 17 فروری 2006ء میں صفحہ اول پر ہماری یہ خبر اس عنوان سے شائع کی:

Chino Muslim Leader Condemsns Cartoons

یعنی چینو کے مسلم لیڈر کارٹونز کی مذمت کرتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ چینو کی مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے کارٹونز کی اشاعت پر مذمت کی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ سب سے پہلے تو میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی امام اور پیشوا ہیں، کے جذبات کا اس بارے میں اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ہے کہ کچھ اخبارات نے نبی کریم ﷺ کے خاکے شائع کئے ہیں اس پر میں ان کی مذمت کرتا ہوں اور یہ نبی کریم ﷺ کی شان پر بہت بڑا گستاخانہ حملہ ہے۔ اخبار نے مزید لکھا:

یہ خاکے ڈنمارک کے ایک اخبار نے گزشتہ سال شائع کئے تھے اور یہ چنگاری اسی وقت زیادہ بھڑکی جب ایک ڈنمارک کے مسلمان مسٹر احمد اکاری نے یہ خاکے مشرق وسطیٰ میں تقسیم کئے۔ اور اس نازیبا حرکت کی وجہ سے کچھ اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔

مسٹر ناصر (یعنی خاکسار) نے کہا ہے کہ ان خاکوں کی اشاعت اور پھر اس کے نتیجہ میں ہونے والی توڑ پھوڑ اور فسادات کسی طرح بھی جائز نہیں ہیں۔ ہماری کمیونٹی امن پسند ہے۔ اس سے لوگ کبھی بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتے۔ انہوں نے مزید کہا۔

چینو ہل چیمپئن اور چینو چیمپئن دونوں اخبارات جو دو مختلف شہروں کے لئے ہیں، نے اپنی اشاعت 25 فروری تا 3 مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ B-4 پر خاکسار کے ایک ہی مضمون Opinion کے تحت پبلک فورم میں دیا۔ جس کا عنوان یہ رکھا:

Islam Reaction to Cartoons

یعنی کارٹونز کی اشاعت پر ’’اسلام‘‘ کا ردعمل۔ (انہیں مسلمانوں کا ردعمل لکھنا چاہئے تھا اور مسلمانوں میں سے بھی دراصل جماعت احمدیہ مسلمہ کا ردعمل صحیح ہوتا) بہرکیف۔

اخبار نے اس عنوان سے خاکسار کا مضمون بمعہ نام اور پتہ شائع کیا ہے۔مضمون کا ماحصل وہی ہے کہ اس وقت دنیا ایک بڑے بحران سے گزر رہی ہے اور وہ یہ کہ یورپ کے ممالک میں آنحضرت ﷺ کے خلاف ہتک آمیز خاکے اور کارٹونز شائع ہوئے ہیں جن کے نتیجہ میں کئی جگہ بدامنی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ یہ دراصل مسلمانوں کو تکلیف دینے والی بات ہے اور سب سے زیادہ تکلیف جماعت احمدیہ کے افراد کو ہوئی ہے۔ اس لئے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیڈروں کو بھی چاہئے کہ ایسے مواقع پر ان کا ردعمل جوش کی بجائے ہوش والا ہونا چاہئے۔جس قسم کا ردعمل مسلمانوں سے ظاہر ہو رہا ہے اس کا نتیجہ برعکس بھی ہوسکتا ہے۔ہمیں ہر وقت ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے اسلام کی برتری اور آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ شان ظاہر ہوتی ہو۔

دنیا کے تمام احمدی مسلمانوں اور اس امریکہ میں احمدی مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی ارفع و اعلیٰ شان کا دوسروں کی نسبت زیادہ فہم اور ادراک ہے۔ اس کے لئے ہمیں پر امن ماحول میں بات چیت کرنی چاہئے اور جہاں آپ کو پریس کی آزادی ہے وہاں آپ کو اپنی ذمہ داریاں بھی سمجھنی چاہئیں۔ آزادی بغیر ذمہ داری کے بےمعنیٰ ہے اور دوسروں کے جذبات اور احساسات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 24 فروری 2006ء کی اشاعت کے صفحہ C-34 پر کارٹونز کے بارہ میں خبر شائع کی ہے۔ اخبار نے یہ عنوان لگایا:

Ahmadiyya Muslims condemn Prophet Muhammad Caricatures

احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر مذمت کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے کہا کہ تمام دیگر مذہبی لیڈروں کو چاہئے کہ وہ اس مذموم حرکت کی مذمت کریں جو آنحضرت کی شان کے خلاف خاکے شائع کئے ہیں۔

جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ ہمارے عالمگیر روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی پرزور مذمت کی ہے۔ ’’احمد‘‘ (حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے کہا ہے کہ پریس کو اس معاملے میں سنجیدگی دکھانی چاہئے تھی اور اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے تھی اور عوام الناس میں افہام و تفہیم کے ذریعہ ایک دوسرے کا احترام اور بلاامتیاز مذہب و قومیت ایک دوسرے کو قریب کرنے کی بجائے غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ قدم اٹھایا ہے جس سے بانیٔ اسلام کی ہتک کی گئی ہے۔ پریس کو مذہبی تقدس کا احترام کرنا چاہئے نہ کہ آزادیٔ صحافت کی آڑ میں دل آزاری کا رویہ اختیار کیا جائے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی 17 فروری 2006ء کی اشاعت کے صفحہ 19 پر انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اس عنوان کے تحت خبر دی:

Ahmadi Muslims condemn profanity

احمدی مسلمانوں کی پرزور مذمت

مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ تمام مذہبی لیڈروں کو اس وقت مل کر مذہبی تقدس کو پامال کرنے والوں کی مذمت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد ناصر نے اس سے قبل جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی طرف سے جاری کئے گئے پیغام کے مطابق جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی شان میں بنائے اور شائع کئے گئے خاکوں اور کارٹونز کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے نبی اور رسول کی شان میں اس طرح کیوں گستاخی کی گئی ہے؟

انہوں نے مزید کہا کہ میں بلا تردد اخبارات کے اس غیرذمہ دارانہ رویہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ یہ بہت افسوسناک دن ہے جبکہ میڈیا نے اپنی ذمہ داری کو سنجیدگی سے نہیں نبھایا۔صحافت اور میڈیا کا کام ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرے اور باہمی افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرے۔ نہ کہ نفرت اور دوری پیدا کی جائے جس سے مذہبی تقدس کے احترام کو نقصان پہنچے۔ اگرچہ اس واقعہ میں آزادیٔ صحافت کو ایک بہانہ بتایا گیا ہے حالانکہ صحافت کی آزادی کو دوسروں کے مذہبی احساسات کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہم اسوقت ایسے معاشرہ میں رہ رہے ہیں جہاں مختلف المذاہب لوگ رہتے ہیں ہمیں ایک دوسرے کا احترام اور ایک دوسرے کے ساتھ امن اور پیار کے ساتھ رہنا ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ جماعت احمدیہ یو ایس اے کی نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ جو کہ 6 فروری کو منعقد ہوئی تھی، نے بھی متفقہ طور پر آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر شدید مذمت کی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں مؤرخہ 16 فروری کی اشاعت میں صفحہ 27 پر خاکسار کی پریس ریلیز کو شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

Ahmadi Muslims condemn profanity against Prophet Muhammad(ﷺ)

احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف خاکوں کی شدید مذمت کرتے ہیں

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے ایک بیان کو شائع کیا ہے کہ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید چینو (کیلیفورنیا) نے آج علاقہ کے تمام مذہبی لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان خاکوں کی مذمت کریں جو ڈنمارک کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ آواز دراصل جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرو احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عالمگیر اور روحانی پیشوا نے اعلان کیا ہے کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کے لئے بہت اونچا مقام رکھتے ہیں اس لئے ان لوگوں نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں کیوں اتنی گستاخی کی ہے اور کیوں یہ خاکے اور کارٹونز بنائے گئے ہیں؟ میں ان خاکوں کی پرزور مذمت کرتا ہوں جو مغربی ممالک کے اخبارات نے شائع کئے ہیں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی ہتک اور شان میں گستاخی ہوئی ہے۔صحافت کے لئے یہ بہت افسوسناک دن ہے۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لائیں اور ان کو آگاہی دیں۔ یہ کام بغیر کسی مذہب و ملت کے امتیاز کے ہونا چاہیئے۔ کجا یہ کہ وہ ایسے مکروہ کام کریں جس سے نفرت پھیلے اور دوری ہو اور مقدس شخصیات کی ہتک ہو۔ انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے تا کہ سوسائٹی میں ہر شخص پرامن زندگی گزار سکے۔ یہ وقت ہے کہ تمام مذاہب کے لیڈر اکٹھے ہو کر ایسے کاموں کی مذمت کریں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ امام شمشاد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ یو ایس اے کی نیشنل مجلس عاملہ جس کا اجلاس 6 فروری 2006ء ہوا تھا، نے بھی متفقہ طور پر ان کارٹونز کی اشاعت پر پُرزور مذمت کی ہے جو بانیٔ اسلام ﷺ کی شان کے خلاف گستاخی ہے۔

آخر پر خاکسار کا تعارف لکھا ہوا ہے کہ امام شمشاد ناصر نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یہ علاقہ میں اپنے علمی کاموں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس وقت تک یہ یو ایس اے کے مختلف شہروں میں اسلام و احمدیت کی خدمات بجالا چکے ہیں۔ اور امریکہ آنے سے پہلے گھانا اور سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بھی خدمت کر چکے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 10 تا 16 فروری 2006ء کے صفحہ 6 پر ’’دین کی باتوں‘‘ کے عنوان تحت خاکسار کا مضمون بعنوان ’’قرآن کریم کے محاسن و فضائل و برکات‘‘ کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

اس قسط میں خاکسار نے ’’اعمال صالحہ کیا ہے؟‘‘ کے تحت دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے یعنی عبادت اور اخلاق حسنہ۔ اور بتایا ہے کہ عبادت کا تعلق خداتعالیٰ سے ہے اور اخلاق حسنہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے بندوں سے۔ پس عبادات اور اخلاق کے لئے ہمیں دنیا کے سے بڑے معلم، سب سے بڑے استادِ کامل اور دنیا کے سب سے بڑے راہبر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے راہنمائی لینی ہو گی۔

پھر خاکسار نے مضمون میں آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل عربوں کی حالت کا نقشہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی قوت قدسیہ اور صحابہ کا تزکیہ نفس اور اس ضمن میں قرآن کریم کی یہ آیت نقل کی ہے:

یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (25:65) پھر آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے سے اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ان کی کایا ایسی پلٹی کہ وہ اپنے رب کے حضور راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں اور تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا

عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ (المائدۃ 84)ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

صادفتھم قوما کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

اے محمد رسول اللہ ﷺ تو نے ان لوگوں کو (عربوں کو) گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے گوبر کی مانند ذلیل قوم پایا۔ مگر آپ ﷺ نے انہیں اپنی قوت قدسیہ سے خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔ اس کے علاوہ قصیدہ سے دو اور عربی اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا برکات الدعا سے وہ حوالہ بھی درج کیا گیا ہے کہ

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے ہی دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے..... اللّٰھم صل وسلم وبارك عليه واٰله بعدد همّه وغمّه وحزنه ...... الخ“ برکات الدعا

اور آخر میں سورۃ النور کی آیت مع ترجمہ ہے۔

”اور جو لوگ سرکش ہستیوں کی فرمانبرداری سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کے لئے بڑی خوشخبری پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری دے جو ہماری بات کو سنتے ہیں اور پھر اس میں سے سب سے بہتر حکم کی اتباع کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور وہی لوگ عقلمند ہیں۔“(39:18-19) (ترجمہ از تفسیر صغیر)

مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی مضمون کے آخر پر درج ہے۔ تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں کال کر سکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 24 فروری 2006ء صفحہ 69 پر اس عنوان سے خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے جو نصف سے زائد صفحہ پر ہے۔

Great Disrespect shown to Islam

اسلام کی بہت ہتک کی گئی ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ دنیا اس وقت بہت بڑے بحران سے گزر رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈینش اخبار نے آنحضرت ﷺ کے خاکے شائع کئے جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی دل آزاری ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ اشاعت کچھ ماہ پہلے ہوئی تھی اب یورپ کے دیگر ممالک میں بھی ایسا ہی ہو گیا ہے جیسے فرانس، جرمنی، نیدرلینڈ، اٹلی اور سپین وغیرہ میں۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذہبی لیڈرز بھی ہیں جو سب اس حرکت پر حیران ہیں، جنہوں نے اس کی مذمت کی ہے اور مختلف ممالک میں مسلمانوں نے مظاہرے کئے ہیں اور بعض ان میں سے اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور توڑ پھوڑ کے ساتھ ساتھ املاک کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جس میں جھنڈوں کا جلانا، سفارت خانوں کو جلانا بھی شامل ہے۔ اور یہ سب اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ جلد سے جلد ڈینش اخبار کے خلاف پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ اسے موت کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

احمدی مسلمان جو آنحضرت ﷺ کے ارفع مقام کا ادراک رکھتے ہیں، بھی ان خاکوں کی اشاعت سے اُن کے دل مجروح ہوئے ہیں اور انہیں شدید دھچکا لگا ہے لیکن یہ امن پسند گروپ ہے۔ اور ان کا ماٹو بھی یہی ہے کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ نے ڈینش پارٹیز کے ساتھ رابطہ کر کے انہیں اسلام کی تعلیمات کے بارے میں سمجھایا ہے۔ انہوں نے اس پر شکریہ بھی ادا کیا اور کہا کہ اگر ہمارا آپ کے ساتھ پہلے رابطہ ہو جاتا تو ہم یہ شائع نہ کرتے۔

دنیا کے اخبارات میں اس بارے میں مختلف قسم کا ردعمل بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ عرب دنیا کو جمہوریت کا پتہ نہیں ہے، کچھ کہتے ہیں کہ پریس کی آزادی ہے۔ فرانس میں تو جس اخبار نے کارٹون شائع کئے تھے انہوں نے ایڈیٹر کو نوکری سے برخاست کر دیا ہے جو کہ بہت اچھا اقدام تھا۔

برلن کے اخبار نے لکھا کہ یہ تو مغرب میں ان کا حق ہے وہ لوگ جیسا چاہیں اور جو چاہیں شائع کریں۔ یہ صحافتی آزادی ہے۔ لیکن اس کے برعکس انگلستان کے ایک معروف اخبار کے جرنلسٹ Robert Fisk نے لکھا کہ حقیقت میں کوئی صحافتی آزادی نہیں بلکہ اسلام کا جب یہ عقیدہ ہے کہ ان کا مذہب آسمانی ہے اور ان کے نبی پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جبکہ ہم اپنے مذاہب کے بارے میں ایسا نہیں سمجھتے، مسلمان تو اس بارہ میں اس یقین پر قائم ہیں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنے مذہب کی اقدار کو کھو چکے ہیں۔

انہوں نے اپنے اس مضمون میں اس بات کو نقل کیا ہے کہ جب Last Temptation of Christ فلم چلائی گئی تھی اس وقت یورپ میں بعض عیسائیوں نے سینما گھر جلائے تھے۔ پھر ہم مسلمانوں سے کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کے خاکوں کی اشاعت پر خاموشی اختیار کر لیتے۔

خاکسار نے لکھا کہ: اس وقت بہت سارے گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام کے خلاف اپنی کارروائیوں کو تیز کر رہے ہیں اور ایسے مواقع مہیا کر رہے ہیں جن سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو اور پھر بعد میں وہ کہہ دیں گے کہ دیکھا مسلمانوں کا مذہب یہ ان کو سکھاتا ہے۔ حالانکہ شرارت خود ان کی طرف سے ہوتی ہے اور اس طرح بعد میں یہ لوگ خود مظلوم بھی بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو نہیں چاہئے کہ پریس کی آزادی کی آڑ میں یہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں۔ آزادی کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور حد ہوتی ہے۔ اس قسم کی اشاعت سے قبل انہیں سوچنا چاہئے کہ اس سے کسی کے جذبات مجروح تو نہیں ہوں گے۔

ادھر مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں اور آنحضرت ﷺ کے نمونہ کو اپنائیں آپ کی تعلیم صبر اور برداشت کی تعلیم ہے۔ اور یہی نمونہ انہوں نے ایسے حالات میں دکھایا جبکہ آپ کے سامنے بہت بڑا چیلنج تھا۔ انہوں نے ہمیشہ امن کا راستہ پسند کیا اور اختیار کیا۔

خاکسار نے یہاں پر ایک حدیث نبوی ﷺ کو درج کیا کہ بہادر وہ نہیں جو غصے میں دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھے۔ اور یہ حدیث بھی نقل کی کہ ہر حالت میں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف اور نقصان نہ پہنچے۔

املاک کو نقصان پہنچانا، جھنڈے جلانا، سفارتخانوں کو آگ لگانا یہ امن کا راستہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی مسلمانوں کو چاہئے کہ پریس میں ایڈیٹر کے نام خطوط لکھیں اور انہیں اسلام کی تعلیمات کے بارے میں سمجھائیں اور سب سے اہم یہ کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں پہلے خود اسلام کی تعلیمات کو لاگو کریں۔ نیز وہ برداشت کا مظاہرہ کریں اور سب پر رحم، محبت، بھائی چارے کا سلوک کریں۔ انہیں اپنا کردار بدلنا ہوگا۔ اپنے طریق کار درست بنانے ہوں گے۔ اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ ان کا اس طرح املاک کو جلانے سے نقصان ہوگا۔ ہمیں انسانیت کے لئے محبت کی آگ جلانی پڑے گی۔ شمشاد احمد ناصر۔ چینو

یہ ساری باتیں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ اور ہدایات سے لی گئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

العرب۔ عربی اخبار نے اپنی 22 فروری 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 16 پر عربی زبان میں خاکسار کا وہی مضمون مع خاکسار کی تصویر کے اس عنوان سے شائع کیا:

”السلوك غير المحترم بحق الاسلام“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور پوائنٹس خاکسار نے انگریزی میں لکھے تھے پھر ان کا عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی آف چینو نے کیا۔ جسے عربی اخباروں میں شائع ہونے کے لئے دے دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عربی اخبار نے بھی من وعن اس کو شائع کیا۔ عنوان کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”اسلام کی ہتک کی گئی ہے“۔ اس مضمون میں وہی کچھ لکھا گیا ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ یعنی ڈینش اخبار نے جو ”خاکے“ شائع کئے تھے ان کا ردعمل اور احمدیوں کا طرز عمل اور نصائح۔

دی سن سین برناڈینو کونٹی نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 19 فروری 2006ء اتوار صفحہ B-7 پر مندرجہ بالا مضمون اس عنوان سے شائع کیا۔

Violent Response to political cartoons ultimately hurts Islam.

سیاسی خاکوں کی اشاعت میں مسلمانوں کا غلط ردعمل۔ اسلام کو نقصان پہنچانے کا باعث ہوگا۔

اخبار نے اپنے نصف صفحہ پر ہمارے اس مضمون کو شائع کیا جس میں ڈینش اخبار میں شائع کئے گئے خاکوں کی وجہ سے اور پھر مغربی ممالک میں بھی اس کی اشاعت پر مسلمانوں نے جو ردعمل ظاہر کیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کا تبصرہ، نصائح اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔مسلمان اس توڑ پھوڑ کے شکار ہو کر مغرب کی نگاہ میں ظالم بن جائیں گے۔ اگرچہ یہ ان کی سیاسی شرارتیں بھی ہیں تاہم انہیں اس بات کا موقعہ نہ فراہم کرنا چاہئے کہ اسلام انہیں توڑ پھوڑ، گھیراؤ اور جلاؤ ہی سکھاتا ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اعمال اور اقوال میں ہم آہنگی پیدا کریں اور اخبارات سے رابطہ کر کے انہیں سمجھائیں اور اس کے خلاف مضامین لکھے جائیں۔ ان امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

الاخبار ۔ اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں یکم مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 15 پر ایک تصویر کے ساتھ ایروزونا جماعت کی خبر دی ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ فی نکس ایروزونا نے شہر کی لائبریری میں صحت سے متعلق بنیادی معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ ’’شوگر‘‘ بیماری کے بارے میں لوگوں کے مفت ٹیسٹ اور اس کے ساتھ اس موضوع پر لیکچر اور معلومات دی گئیں۔ مکرم ڈاکٹر اسامہ بخاری، ڈاکٹر عاطف ملک، ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر عبد السلام رفیق نے اس میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے ذیابیطس، کولیسٹرول، بلڈ پریشر کے بارہ میں شاملین کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔

تقریب کے آخر میں امام شمشاد ناصر صاحب نے جو کیلیفونیا سے اس میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے سب ڈاکٹر صاحبان اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ انہوں نے کہا کہ اصل میں انسانیت کی خدمت کرنا ہمارے اصولوں میں سے اور تعلیم اسلام کا یہ بہت بڑا حصہ ہے۔جس کے لئے جماعت احمدیہ ہر وقت تیار ہے۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی 9 مارچ 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

’’آزادی صحافت کے نام پر مغرب کی ایک اور مذموم دجالیت‘‘

کیا آزادی صحافت وضمیر اس بات کا نام ہے کہ خدا کے مقدس رسول ﷺ کی ہتک کی جائے اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا جائے۔مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ نیک اور عملی نمونہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار اور فدائیت کا مظاہرہ کریں۔‘‘

اخبار نے جلی حروف میں یہ ہیڈ لائنز دیں اور خاکسار کی تصویر بھی ساتھ شائع کی۔ اس کے علاوہ ایک اور تصویر بھی شائع کی جس میں مسلمان مرد و خواتین مختلف جگہوں پر مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ نصف صفحہ سے زائد کا مضمون ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ:

ہمارے پیارے آقا سرور کونین وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر کس مسلمان کا دل چھلنی نہیں ہوا؟ کس آنکھ نے آنسو نہیں بہایا؟ ہمارے دل بے چین ہیں ہم خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ اور ادھر مغرب کی دجالی طاقتوں کا کہنا ہے کہ یہ آزادی صحافت ہے، یہ آزادی ضمیر ہے، ہم اس آزادی کے پاسبان ہیں، اگر ہم نے آج اس آزادی کی حفاظت نہ کی تو ہم مجرم ٹھہریں گے۔

ہمیں بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مغرب نے آزادی صحافت کے نام پر تمام مسلمانان عالم کے دل زخمی اور چھلنی کر دیئے حالانکہ انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو انہیں بھی یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ آزادی صحافت کا غلط استعمال ہے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، آزادی صحافت کی بھی ایک حد ہے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ بعض ممالک کے ذمہ دار لوگوں نے توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کی۔ ایسے لوگوں کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا اظہار خیال آزادی ضمیر کے زمرے میں نہیں آتا۔تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپئن بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو، یہ نہ تو جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادی ضمیر۔ ہر چیز کی طرح صحافت کا بھی ضابطہ اخلاق ہے۔ اہل مغرب کا یہ دجالی کرشمہ ہے کہ وہ آزادی کے نام پر مذہبی اور اخلاقی اقدار کا مذاق اڑا رہا ہے اور اس سے وہ اپنی ہلاکت کو خود دعوت دے رہا ہے۔

’’اس نازک اور تکلیف دہ صورت میں ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہئے۔‘‘

کیا ہم اپنے ہی لوگوں کو جوش میں آ کر مار ڈالیں؟

کیا ہم اپنے وطنوں کو آگ لگا دیں؟ یا کیا ہم نے حملے کرنے سے، توڑ پھوڑ کرنے سے جھنڈے جلانے سے اور سفارتخانوں کو جلا دینے سے اسلام کی کوئی خدمت کر دی ہے؟ یا آنحضرت ﷺ کا نام مزید روشن کر دیا ہے؟

ہمیں چاہئے کہ اس نازک موقع پر درج ذیل طریق اختیار کریں ۔

1۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ہر ملک، ہر شہر، ہر سکول، ہر کالج، یونیورسٹی میں قرآن و حدیث کی روشنی میں آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

2۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی ان جلسوں میں بلائیں۔

3۔سوال و جواب کی مجالس کا اہتمام کریں اور اس میں بھی ایک بات یاد رہے کہ تحمل کے ساتھ ہر ایک کا سوال سن کر تحمل کے ساتھ ہی جواب دیں۔

4۔ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی جھلک اپنے اعمال میں دکھائیں۔

5 ۔ خدا تعالیٰ سے سیدھے راستہ کے لئے دعا بھی کریں۔

6۔تبلیغ اسلام بھی کریں۔

7۔ اخبارات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت پر مضامین بھی لکھیں۔ ایک اور بات جس کا اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنا عملی نمونہ دکھائیں اور اپنے نفس کا محاسبہ بھی کریں۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس حدیث کو جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے مدنظر رکھیں کہ ’’آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے کوئی انتقام نہ لیا۔‘‘ اور قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی یہ آیت جس کا ترجمہ یہ ہے یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔ احزاب آیت 58 مضمون کے آخر میں درود شریف لکھا گیا ہے۔ مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر بھی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

طلوع وغروب آفتاب

24فروری2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:29	18:23
مدینہ منورہ	05:30	18:22
قادیان	05:40	18:22
ربوہ	05:20	18:02
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:28	17:35